60407 ـ ملازمين كى تنخواہ ميں تاخير كرنے كا حكم

سوال

ميں كمپنى ميں اكاؤنٹ كا كام كرتا ہوں جتنے بھى مالى معاملات ہوں حتى كہ چيك بھى وہ ميرے پاس سے ہو كر جاتے ہيں، كمپنى كا مالك زكاۃ كى ادائيگى كرتا ہے، ليكن ملازمين كى تنخواہوں ميں تين ماہ تك كى تاخير كرتا ہے، كيا ايسا كرنا جائز ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

ملازمين كى تنخواہ اس كے مستحقہ وقت سے ليٹ كرنى جائز نہيں اور تنخواہ كا وقت كام ختم كرنے كے بعد يا پھر جس مدت متفقہ كے اختتام پر، اگر اس پر اتفاق ہوا ہو كہ مہينہ ختم ہونے كے بعد تنخواہ دى جائيگى تو ہر مہينے كے اختتام پر ملازم كو تنخواہ دينا ضرورى ہے، اور بغير كسى عذر كے اس ميں تاخير كرنا ٹال مٹول اور ظلم شمار ہوگا.

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

تو اگر وہ تمہارے بچے كو دودھ پلائيں تو انہيں ان كى اجرت دے دو الطلاق (6).

تو اللہ تعالى نے ان عورتوں كا كام ختم ہونے كے فورا بعد ان كى اجرت دينے كا حكم ديا ہے.

اور ابن ماجہ رحمہ اللہ نے عبد اللہ بن عمر رضى اللہ تعالى عنہما سے بيان كيا ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" مزدور كى مزدورى اس كا پسينہ خشك ہونے سے قبل ادا كرو "

سنن ابن ماجہ حديث نمبر (2443) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ابن ماجہ ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

اس سے مراد يہ ہے كہ مزدور كا كام ختم ہونے كے فورا بعد اس كى اجرت اور مزدورى دے دى جائے، اور اسى طرح جب مدت متفقہ ختم ہو (جو كہ اس وقت غالب طور پر ايك ماہ ہے) تو اس كا حق اسے ادا كرنا واجب ہے.

مناوى رحمہ اللہ " فيض القدير " ميں لكھتے ہيں:

" استطاعت اور قدرت ہونے کے باوجود اس میں ٹال مٹول سے کام لینا اور اچھا دیتا ہوں کہنا حرام ہے، تو اس کا پسنہ خشك ہونے سے قبل اس کی اجرت دینے کا حکم کام سے فارغ ہونے کے بعد مزدور کے مطالبہ پر فورا دینے کے حکم سے کنایہ ہے، چاہے اسے پسینہ نہ بھی آیا ہو، یا پھر پسینہ آ کر خشك ہو چکا ہو " انتہی.

کمپنی کے مالك کا تنخواہ دینے میں ٹال مٹول سے کام لینا ظلم ہے جو قابل مؤاخذہ اور سزا کا مستحق قرار دیتا ہے.

جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" غنی اور مالدار کا ٹال مٹول سے کام لینا ظلم ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2400) صحیح مسلم حدیث نمبر (1564).

المطل: ٹال مٹول کو کہتے ہیں.

اور ایك دوسری حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" مالدار اور غنی شخص کا ٹال مٹول سے کام لینا اس کی عزت اور اسے سزا دینے کو حلال کر دیتا ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (3628) سنن نسائی حدیث نمبر (4689) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2427) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل حدیث نمبر (1434) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اللي: ٹال مٹول کو کہتے ہیں.

اور الواجد: غنی و مالدار کے معنی میں ہے.

اور اس کی عزت حلال ہونے کا معنی یہ ہے کہ: وہ یہ کہہ سکتا ہے کہ فلاں شخص نے مجھے دینے میں ٹال مٹول سے کام لیا اور مجھ پر ظلم کیا ہے.

اور اسے سزا کا مستحق کرتا ہے کا معنی یہ ہے کہ: اسے قید کی سزا دی جا سکتی ہے، سفیان رحمہ اللہ وغیرہ نے یہی شرح بیان کی ہے.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ایك شخص اپنے ملازمین کو اپنے ملك جانے سے قبل تنخواہ نہیں دیتا، یا پھر ہر ایك یا دو سال کے بعد تنخواہ دیتا ہے، اور ملازمین کچھ نہ کر سکنے، اور کہیں اور کام نہ ملنے اور مال کی ضرورت کے پیش نظر اس پر راضی ہوتے ہیں

تو ایسے شخص کا حکم کیا ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" مالك کو چاہیے کہ وہ ملازمین کو ہر ماہ کے آخر میں ان کی تنخواہ دے ایسا کرنا اس پر واجب ہے، جیسا کہ آج لوگوں کے ہاں معروف ہے، لیکن اگر ملازم اور مالك کے مابین یہ اتفاق ہوا ہو کہ تنخواہ ایك سال بعد یا دو سال بعد دی جائیگی تو اس میں کوئی حرج نہیں؛ کیونکہ حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" مسلمان اپنی شرطوں پر عمل کرتے ہیں " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (14 / 390).

مندرجہ بالا سطور میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس کی بنا پر کمپنی کے مالك کو آپ نصیحت کریں، اور اس کے سامنے ملازمین کی تنخواہ میں تاخیر کرنے کی حرمت واضح کریں، اور یہ بھی بتائیں کہ انہیں نقصان اور ضرر دینا حرام ہے.

واللہ اعلم .